No. of Printed Pages : 10 **BUDC-108**

B.A. HONS. (URDU)

(BAUDH)

Term-End Examination

June, 2026

BUDC-108 : Study of Classical Urdu Prose

Time : Three Hours] *[Maximum Marks : 100*

نوٹ:۔سبھی حصوں سے تمام سوالوں کے جواب دینے لازمی ہیں۔ اور تمام سوالوں کے نمبر ان کے سامنے درج ہیں۔

(حصہ الف)

۱۔ اردو نثر کے ارتقا میں صوفیائے کرام کی خدمات کا جائزہ لیجیے۔ ۲۰

یا

بہمنی دور میں اردو نثر کے آغاز و ارتقا پر مفصل مضمون لکھیے۔

۲۔ 'سب رس' کے اہم کرداروں کا تعارف پیش کرتے ہوئے اس کے اسلوب سے بحث کیجیے۔ ۲۰

یا

میر امن کی حیات و خدمات اور 'باغ و بہار' کے اسلوب سے متعلق سیر حاصل بحث کیجیے۔

(حصہ ب)

۳۔ 'فسانہ عجائب' میں لکھنوی معاشرت کی عکاسی کی گئی ہے، مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔ ۱۵

یا

'عجائب القصص' تہذیب و معاشرت کے سبب اہمیت کی حامل ہے، وضاحت کیجیے۔

۴۔ نثر کی اقسام کا تذکرہ کرتے ہوئے عمدہ نثر کی خصوصیات بیان کیجیے۔ ۱۵

یا

اردو نثر کے ارتقا میں داستانوں کی اہمیت بیان کیجیے۔

(حصہ ج)

۵۔ شاہ عالم ثانی کی حیات و ادبی خدمات قلم بند کیجئے۔ ۱۰

یا

'قصہ مہر افروز و دلبر' کی ادبی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

۶۔ سادہ و سلیس اور مسجع نثر کے درمیان فرق کو واضح کیجیے۔ ۱۰

یا

''کربل کتھا'' شمالی ہند کی پہلی باضابطہ نثری تصنیف ہے۔ اس قول کی وضاحت کیجیے۔

۷۔ مع سیاق و سباق مندرجہ ذیل متن کی سلیس اردو لکھیے۔ ۱۰

(الف) ''اغلب ہے کہ اس فکر سے تیری جان

بھی بچے اور اپنے مطلب سے کامیاب

ہو۔ یہ بھروسا دے کر، مجھے ساتھ لے

کر اس جگہ جہاں بادشاہ مغفور یعنی والد

اس فقیر کے سوتے بیٹھتے تھے، گیا اور

میری بہت خاطر جمع کی۔ وہاں ایک

کرسی بچھی تھی۔ ایک طرف مجھے کہا اور

ایک طرف آپ پکڑ کو صندلی کو سرکایا

اور کرسی کے تلے کا فرش اٹھا اور زمین

کو کھودنے لگا۔ ایک بارگی ایک کھڑکی

نمود ہوئی کہ زنجیر اور قفل اس میں لگا
ہے۔ مجھے بلایا۔ میں اپنے دل میں
مقرر یہ سمجھا کہ میرے ذبح کرنے اور
گاڑ دینے کو یہ گڑھا اس نے کھودا
ہے۔ موت آنکھو کے آگے پھر گئی۔
لاچار چپکے چپکے کلمہ پڑھتا ہوا نزدیک
گیا۔ دیکھتا ہوں تو اس دریچے کے اندر
عمارت ہے اور چار مکان ہیں۔ ہر ایک
دالان میں دس دس خمیں سونے کی
زنجیرں میں جکڑی ہوئی لٹکتی ہیں اور ہر

ایک گولی کے منھ پر ایک سونے کی

اینٹ اور ایک بندر جڑاؤ کا بنا ہوا بیٹھا

ہے۔ انتالیس گولیاں چاروں مکان میں

گنیں اور ایک خم کو دیکھا کہ مونہا مونہ

اشرفیاں بھری ہیں، اس پر نہ میموں ہے

نہ خشت ہے اور ایک حوض جواہر سے

لبالب بھرا ہوا دیکھا۔ میں نے مبارک

سے پوچھا کہ اے دادا ! یہ کیا طلسم ہے

اور کس کا مکان ہے اور یہ کس کام کے

ہیں ؟ بولا کہ یہ بوزنے جو دیکھتے ہو،

ان کا یہ ماجرا ہے کہ تمہارے باپ نے

جوانی کے وقت سے ملک صادقِ (جو

بادشاہ جنوں کا ہے) اس کے ساتھ دوستی

اور آمد و رفت پیدا کی تھی''۔

یا

(ب) ''حال زار پر رحم کھا، آنسو بہاتے ہو۔

یہ رحیمی کی صفت ہے، شان قہاری

دیکھو : اسی تقریر کی دھوم سے، ایک ظالم

شوم سے مجھ مظلوم کا مقابلہ ہوتا ہے۔

یقین کام ہے کہ وہ قتل کرے گا، بے

گناہ کے خون سے ہاتھ بھرے گا۔

سواد الوجہ فی الدّارین ہوگا، تب اسے

آرام اور چین ہوگا۔ یہ گویائی، گویا پیام

مرگ تھا۔

دنیا جائے آزمائش ہے۔ سفینہ جانتے

ہیں یہ مقام قابل آرام و آسائش ہے۔

دو روزہ زیست کی خاطر کیا کیا

سازوساماں پیدا کرتے ہیں۔ فرعون

بادشاہ ہوکے زمین پر پاؤں نہیں دھرتے

ہیں۔ جب سر کو اٹھا آنکھ بند کرکے

چلتے ہیں، خاکساروں کے سر کچلتے ہیں۔
آخر کار حسرت و ارماں فقط لے کر
مرتے ہیں۔ جان اس کی جستجو میں
کھوتے ہیں جو شے ہاتھ آئے ذلت
سے، جمع ہو پریشانی و مشقت سے، پاس
رہے خست سے، چھوٹ جائے یاس و
حسرت سے۔ پھر سر پر ہاتھ دھر کر
روتے ہیں۔

××××××××